Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۶ صفر ۱۳۹۲ھ یکم شہادت ۱۳۵۱ ہش یکم اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔۔ ۱۳۱ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۰ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳۱ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۱۳۱ امان ۔ حضرت سیّدہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ؟

مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی خاصے لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ اب ان کی بیماری طویل اور پیچیدہ ہوگئی ہے جس کی وجہ سے تشویش ہے۔

وہ اب تک لاہور میں زیر علاج رہے ہیں ۔ اب چند دن کے لئے ربوہ آئے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مبارک محمود پانی پتی

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسانی پیدائش کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ گناہ سے نجات پائے اور خدا ہی کے لئے ہو جائے

انبیاء علیہم السّلام کی بعثت اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ اس غرض کی طرف راہبری کریں

"تمام انبیاء علیہم السّلام جو دنیا میں آئے اگرچہ انہوں نے جو احکام دُنیا کو سُنائے وہ مبسوط اور مطول تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں ۔ اور تمام امور جو توحید، تہذیب، معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں۔ غرض جسقدر امور انسان کو چاہئیں ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدائتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے ۔ باوجود ان ساری جُزئی تعلیموں اور ہدائتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پاکر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے کلّی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں ۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے ۔ اس لئے انبیاء علیہم السّلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو حاصل کرلے ۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور انکے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں ۔ یہانتک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے ۔ لیکن عظیم الشّان گناہ جو اس مقصد عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے وہ شرک ہے ۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وُہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرکات سے بہت دُور رہے اس لئے کہ جُوں جُوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے ۔ اسی قدر اپنے اصل مُدّعا سے دُور ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دُکھوں کا گھر ہے جس کو جہنّم بھی کہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۷۸ و ۷۹)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اس فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ سکیم "آگے بڑھو" کے ماتحت اسوقت تک "اعلیٰ قابلیت رکھنے والے ۱۵ ڈاکٹر افریقہ کے مختلف ممالک میں پہنچ کر دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

ابھی اس سکیم کو جاری ہوئے دو سال بھی نہیں گذرے مگر اس قلیل عرصہ میں ہمارے مخلص اور ہمدرد مخلوق ڈاکٹروں نے قابل تقلید نمونہ پیش کر دیا ہے۔

تعلیم کے میدان میں ۱۲ اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ مختلف ممالک میں پہنچ کر کام شروع کر چکے ہیں۔

قرآن مجید کی اشاعت کا کام بھی پورے زور سے شروع ہو چکا ہے۔

اس کام کو اور ترقی دینے کے لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بنائیں ۔ بیرون پاکستان کے مختلف ممالک کے مُخلصین بھی اپنا فرض ادا کریں ۔ اور پاکستان کے مخلصین بھی فراخدلی سے اس میں حصہ لیں۔

جزاکم اللہ خیرًا ۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم ماہ شہادت ۱۳۵۱ ہش

اسلام کی دائمی زندگی کا درخشندہ و تابندہ ثبوت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اس آخری زمانہ میں صدیوں کے زوال و اضمحلال کے بعد احیاءِ اسلام کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ اپنے تو اپنے بیگانے بھی حیران ہوئے اور حیرت کا اظہار کئے بغیر نہ رہے۔

آپ نے بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ دنیا میں یہ انقلاب انگیز نظریہ پیش فرمایا کہ اسلام جسے آج دنیا ایک مُردہ مذہب قرار دیکر اسے صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہے نہ صرف یہ کہ ایک زندہ مذہب ہے بلکہ دنیا میں صرف اور صرف یہی ایک مذہب ہے جو زندہ مذہب کہلانے کا مستحق ہے اس لئے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے اسلام کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور اسلام کا رسولؐ ایک زندہ رسول ہے۔ انکی اور انکے طفیل خود اسلام کی زندگی کا ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہا ہے آج بھی موجود ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا۔ دوسرے مذاہب کے پیروؤں کی طرح یہ محض ایک دعویٰ ہی نہیں تھا بلکہ آپ نے دنیا میں اس کا ایک ایسا زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت پیش فرمایا کہ دیگر مذاہب کے پیرو مبہوت ہوئے اور خود اپنے اپنے مذہب کی زندگی کا ایسا ثبوت پیش کرنے سے عجز کا اظہار کئے بغیر نہ رہے۔ اور جنہوں نے محض افتراء کے طور پر ایسا کوئی ثبوت پیش کرنے کی انتہائی ناروا جسارت کی وہ خدا تعالےٰ کی قہری تجلّی کا شکار ہوکر نہایت عبرت انگیز طریق پر خود اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اس طرح دنیا پر یہ آشکار کرنے کا موجب بنے کہ ان کے مصنوعی خدا مردہ ہیں اور ان کے خود ساختہ مذاہب بھی زندگی سے یکسر عاری ہیں حتّٰی کہ ان میں زندگی کی کوئی ایک رمق بھی نہیں پائی جاتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اس دعوے کے زندہ اور درخشندہ و تابندہ ثبوت کے طور پر کہ روئے زمین کے جملہ مذاہب میں سے صرف اور صرف اسلام ہی زندہ مذہب ہے اپنے وجود کو پیش کیا اور دنیا میں بہانگِ دہل یہ اعلان فرمایا کہ آپ نے اسلام کے زندہ خدا، اس کی زندہ کتاب اور زندہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت اور کامل پیروی و اتباع کی برکت سے ایک نئی زندگی پائی ہے اور خدا نے آپ کو اسلام کی زندگی کا ثبوت دینے کے لئے حیات ابدی کا وارث بنایا ہے اور اس نئی زندگی اور حیاتِ ابدی کا ثبوت یہ ہے کہ خدا نے آپ کو اس کے طیّب و شیریں ثمرات سے غیر معمولی طور پر بہرہ ور کیا ہے۔ وہ طیب و شیریں ثمرات کیا ہیں؟ وہ ہیں شرفِ مکالمہ و مخاطبہ اور خوارق کا ظہور۔ آپ نے جملہ مذاہب کے پیروؤں کو چیلنج کیا کہ اگر ان کے مذاہب بھی زندہ ہیں تو وہ آپ کے مقابلہ میں خارق عادت نشان دکھا کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلّق کا ثبوت دیں۔ اکثر کو تو مقابلہ پر آنے کی جرأت ہی نہ ہوئی اور جنہوں نے سراسر افتراء سے کام لیتے ہوئے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا اور آپ کے بالمقابل پیشگوئیاں کیں وہ خدا تعالیٰ کی قہری تجلّی کا شکار ہوئے بغیر نہ رہے۔ اپنے مذاہب کی زندگی کا ثبوت دیتے دیتے وہ خود زندگی سے ہاتھ دھو کر دُنیا پر آشکار کر گئے کہ وہ جب تک زندہ بھی تھے زندہ لاشوں سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ مقابلہ پر آنے والے دیگر مذاہب کے ایسے نمائندوں میں سرِفہرست الیگزینڈر ڈوئی اور پنڈت لیکھرام کے نام آتے ہیں۔ ان کا جو عبرتناک انجام ہوا وہ تاریخ میں محفوظ ہے اور ایک دنیا اس سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس طرح آپ نے اسلام کی حقانیت اور اپنے آقا اور نبی متبوع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھایا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف اپنے وجود کے ذریعہ ہی اسلام کی زندگی کا ثبوت دینے کی غرض سے مبعوث نہیں ہوئے تھے بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے مبعوث فرمایا تھا کہ تا آپ دنیا میں ایسے تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت قائم کریں اور اپنی خدا داد قوتِ قدسی کی مدد سے انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھ کر اور آنحضورؐ کی کامل پیروی اور اتباع میں فنا ہوکر حسبِ استعداد نہ صرف ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہوں بلکہ لقاء کے مرتبہ تک پہنچ کر اور اللہ تعالےٰ سے تعلقِ شدید استوار کر کے ہر زمانہ میں اس امر کا ثبوت دیتے چلے جائیں کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے، اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے اور اسلام کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ رسول ہے اور اس لئے زندہ رسول ہے کہ اس کا فیضان جاری ہے۔ آئندہ بھی اسلام کی زندگی کا ثبوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کے وصال کے بعد خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی بشارت دی چنانچہ آپ نے اس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دُوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (الوصیت)

آپ نے واضح فرمایا کہ خلفائے سلسلۂ احمدیہ جنہیں خدا تعالیٰ خود اس مقام پر کھڑا کرے گا اور جو قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہونگے وہ فنا اور بقاء کے مراحل میں سے گزرنے کے باعث خود ہی لقا کے مرتبہ پہ فائز نہیں ہونگے بلکہ اگر تم ان کی پیروی اور اطاعت کرتے ہوئے خدا کی خاطر تلخی کی زندگی اختیار کرو گے اور ایک موت اپنے اُوپر وارد کر دکھاؤ گے تو میرے بعد بھی تم میں ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں گے جنہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نئی زندگی عطا کی جائے گی جو اسلام کی زندگی اور حقانیت نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک درخشندہ ثبوت ہوگی۔ چنانچہ آپ نے اطاعت میں گُم ہوکر اپنے پر فنا کی کیفیت وارد کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تم صاف دل ہوکر اُس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذّات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اسکی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔" (الوصیت)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم ہوا بلکہ خلفائے سلسلۂ احمدیہ کے ذریعہ (جو منجانب اللہ اس بلند مرتبہ پہ فائز ہونے کے باعث لقاءِ الٰہی کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور بحمداللہ تعالیٰ اب بھی ہیں) ہر ایک نعمت کے دروازے ہم پر کھولے گئے ہیں اور ہم ان راستبازوں کے وارث کئے گئے ہیں جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنے وجود میں ہی اسلام کے ایک زندہ مذہب ہونے کا ثبوت نہیں دیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ مستقل بنیادوں پر اس امر کا بھی اہتمام فرمایا کہ آئندہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں جو اپنے نشانوں کی رُو سے دُنیا پر یہ آشکار کرتے چلے جائیں کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے اسلام کا رسولؐ زندہ رسول ہے اور اس بناء پر دنیا میں صرف اور صرف اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے ٭

نظارتِ تجارت و صنعت کے زیرِ اہتمام

مجلس مشاورت کے موقع پر صنعتی نمائش کا اہتمام

نظارت تجارت و صنعت کی طرف سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں ۳۱ مارچ تا ۲ اپریل مختصر صنعتی نمائش منعقد ہوگی۔

نمائش کے اوقات صبح ۷ سات بجے سے ۱۲ بجے تک اور شام کو اختتامِ اجلاس مجلس مشاورت سے رات دس بجے تک ہوں گے۔

(نظارت تجارت و صنعت، صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا دفاع اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(مکرم محمد عبدالحق صاحب مجاہد امرتسری گنج مغلپورہ لاہور)

انیسویں صدی عیسوی اسلام کے لئے انتہائی مصیبت کی صدی تھی اس میں جہاں ایک طرف مسلمان اپنی مذہبی اور دینی فوقیت کھو بیٹھے۔ وہاں اس کا لازمی اثر یہ پڑا کہ اس امتیاز کے حاصل ہونیکے باعث ان کو دنیا میں جو بلند مقام حاصل تھا وہ بھی ان سے چھن گیا۔ دشمنان اسلام نے جو مسلمانوں کی ترقی کو دیکھ کر صدیوں سے انگاروں پر لوٹ رہے تھے اس موقعہ کو غنیمت جانا اور وہ ہر طرف سے اسلام کو کمزور کرنے کے لئے اس پر حملہ آور ہو گئے یہ جد وجہد سب سے پہلے یورپ اور امریکہ کے عیسائیوں نے شروع کی۔ پھر ان کی دیکھا دیکھی دوسری قومیں مثلاً ہندو، یہودی، برہمو سماج وغیرہ بھی جنہیں اسلام سے کسی نہ کسی وجہ سے عناد تھا اپنے اپنے رنگ میں اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے میدان میں آگئیں۔ مخالف مصنفوں نے ایسی زہر آلود کتابیں تصنیف کیں جن میں اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی گئیں۔ اسلام کو انتہائی وحشیانہ مذہب اور پاکوں کے سردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے نام لیوا مسلمانوں کو نعوذ باللہ پرلے درجہ کے سنگدل ظاہر کیا گیا سیاسی چالوں سے مسلمانوں کی رہی سہی حکومتوں کے خلاف سازشیں کر کے انہیں کمزور کرنا شروع کر دیا۔ لیکچراروں اور واعظوں نے اپنے لیکچر اور وعظ گلی کوچوں میں دینے شروع کئے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام پر شدید حملے کر کے مسلمانوں کو دعوت مباحثات دی گئی۔ غرضیکہ مخالف قوموں کے افراد نے اپنے اپنے رنگ میں اسلام کو بدنام اور کمزور کرنے کا فرض ادا کیا چونکہ دنیا کے بڑے حصہ پر نصاریٰ کی حکومت تھی اس لئے پادریوں کی بالخصوص حوصلہ افزائی کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اغیار تو اسلام سے متنفر ہوئے ہی تھے خود مسلمانوں میں بھی اسلام سے بددلی سی پیدا ہونی شروع ہو گئی۔

یہ حالات ایسے نہ تھے جو مسلمانوں میں ایک عام بے چینی اور ہیجان پیدا نہ کر دیتے۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ درد مند دل رکھنے والے مسلمان آگے بڑھے ان میں سے سید جمال الدین افغانی۔ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی، رحمت اللہ مہاجر مکی وغیرھم نے اپنی اپنی بساط اور سمجھ کے مطابق اسلام کی خدمات سرانجام دیں لیکن ان کے قابل قدر کارناموں کو عزت اور احترام کی نگاہوں سے دیکھنے کے باوجود ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ان کا طرز استدلال زیادہ تر نقلی تھا انہوں نے عموماً ڈیفنس کا پہلو اختیار کیا لیکن اسلام کی حقانیت اور فضیلت ثابت کرنے اور نئے علوم کی روشنی میں اسلامی اصول کی فلاسفی بیان کرنے میں وہ کوئی خاص خدمت نہ کر سکے۔

پاک و ہند کے علاوہ اسلامی ممالک میں بھی انیسویں صدی میں کوئی ایسی ہستی نظر نہیں آتی جس کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ اس نے اسلام کی مدافعت یا اس کی تعلیمات کی صداقت و فضیلت ثابت کرنے میں کوئی قابل ذکر خدمت سرانجام دی یہ وہ صورت حالات ہے جس سے انیسویں صدی عیسوی میں اسلام دوچار ہو رہا تھا ان حالات کو دیکھ کر مسلمانوں پہ مایوسی ہی مایوسی طاری تھی اور کہیں بھی کوئی شمع امید نظر نہ آتی تھی حتیٰ کہ یہ سمجھا گیا کہ اب اسلام کا خاتمہ ہونے کو ہے اور اسے موت کے قریب پہنچا ہوا یقین سمجھ کر اس کے مرثیے بھی لکھ دیئے گئے۔ لیکن ناگہاں غیب سے اسلام کی حفاظت کا وہی سامان ظاہر ہوا جس کی شہادت تیرہ سو سال سے اسلامی تاریخ مسلسل دے رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی علیہ السلام کو مبعوث کیا جن کی مجاہدانہ سرگرمیوں اور کوششوں نے نئے سرے اسلام کو تمام مذاہب و ادیان پر غالب کر دکھایا اور وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو مسیح موعود کے لئے قرآن مجید میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهُ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ

یعنی خدا ہی وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے یہ آیت گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری مگر اس کا حقیقی ظہور ایسے زمانہ میں ممکن اور مقدر تھا جب دنیا سفر کی سہولتوں کی وجہ سے ایک شہر کی مانند ہونے والی تھی اور تمام مذاہب کا مقابلہ ہونے والا تھا اور اس مقابلہ میں اسلام کا من حیث المذہب دنیا کے سارے مذاہب پر غلبہ ظاہر ہونا تھا سو اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل کو بھیجا جس کے ذریعہ پیشگوئی پوری ہوئی اور دنیا میں پھر آپ کا لایا ہوا نور پوری شان و شوکت سے چمکا۔ ظلمت کے بادل چھٹ گئے اور اسلام کا درخشاں سورج افق عالم پر پھر اس آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عظیم الشان کام یہ کیا کہ دہریت والحاد کا جو متلاطم سمندر موجیں مار رہا تھا اس کے آگے ایک زبردست بند بنا دیا آپ نے زندہ خدا کے زندہ معجزات اور نشانات دکھا کر اس کی ہستی پر دوبارہ ایمان پیدا کیا آپ نے اپنے تمام معجزات اور نشانات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت قرار دیا اور دیگر تمام مذاہب کے لوگوں کو نشان نمائی کے میدان میں دعوت مقابلہ دی لیکن کسی کو مقابلہ پر آنے کی جرأت اور حوصلہ نہ ہوا یہ آپ کی اتنی بڑی خدمت ہے جس کی مثال تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ بے شک مسلمانوں میں بڑے بڑے صاحب دین گزرے ہیں جنہوں نے اپنے زمانہ میں دین کی خدمت کی لیکن روحانی میدان میں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے اس زمانہ میں اسلام کو سب مذاہب پر غالب کیا اس طرح اور کسی کو اسلام کی حمایت کا موقع نہیں ملا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی میدان کے علاوہ عقلی اور نقلی دلائل کے میدان میں بھی مخالفین اسلام کو خطرناک شکست دی۔ دشمن کا کامیاب مقابلہ تبھی ہو سکتا ہے جب دفاع کے ساتھ اس پر حملہ بھی کیا جائے آپ نے میدان میں نکلتے ہی ایک طرف مخالفین کے اعتراضات کی مدافعت کی اور دوسری طرف ان کے مذاہب کے میدان میں نکلتے ہی ایک طرف مخالفین کے اعتراضات کی مدافعت کی اور دوسری طرف ان کے مذاہب کی تعلیمات پر ایسے حملے کئے جن سے وہ بوکھلا گئے اور ان کی توجہ اسلام پر اعتراض کرنے کی بجائے اپنے گھر کی حفاظت کی طرف ہو گئی اور یہ دفاع اور حملہ بیک وقت اس زور اور شدت سے ہوا کہ دشمن کی صفوں میں جو نہایت سکون کے ساتھ آگے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ کھلبلی مچ گئی اور بالآخر وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کامیاب اور فاتح جرنیل کی حیثیت میں فرماتے ہیں

"ہے کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیشگوئی نہیں کی یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا اب وہ زمانہ آ گیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں، جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے"
(حقیقت الوحی صفحہ ۲۷۴)

"درحقیقت ہم آج اس طوفان کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے جو آج سے پون صدی قبل عیسائی مشنریوں نے تمام دنیا میں مچا رکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیاب مدافعت اور حملہ نے سبھی کے دانت کھٹے کر دیئے اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے دلائل کے میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ علم کلام کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اس علم کلام کو لے کر جماعت احمدیہ نے عیسائی اور دیگر مذاہب کا ناطقہ بند کر رکھا ہے۔ اور ہر ملک اور ہر محاذ پر مخالفین کو شکست دی جا رہی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان مساعی کا نتیجہ جہاں حملہ آور مخالفین کی پسپائی کی صورت میں ظاہر ہوا وہاں مسلمانوں کے لئے بھی ڈھارس کا موجب ہوا اور یورپ کے فلاسفروں کا جو رعب ان پر طاری تھا وہ دور ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خدمت ایسی نہ تھی کہ اسلامی دنیا اس کو نظر انداز کر دیتی بلکہ آپ کی اس خدمت اسلامی کو ان الفاظ میں سراہا گیا۔

"اصلاح اور دفاع کے لئے دینی غیرت کے جذبہ سے عالم اسلامی میں جدید اسلامی فرقہ منصۂ شہود پر آیا ہے اور وہ احمدیت یا قادیانیت ہے۔ یہ پنجاب یا پانچ دریاؤں کی زمین میں ظاہر ہوا ہے پنجاب کے شہر قادیان میں اس فرقہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی مختلف خیالات عقلیہ کی جنگ کے وقت پیدا ہوئے جب آپ جوان ہوئے اور آپ کی فراست درجہ کمال کو پہنچی آپ کو اپنے ملک کے مسلمانوں کی حالت دیکھ کر دکھ ہوا جس سے آپ کو عمومی تکلیف لاحق ہوئی آپ کو ان گمراہ کن باطل اور غلط الزامات سے درد ہوا جو دشمنان اسلام کی طرف سے کئے جا رہے تھے ہاں وہ افسوسناک حالت جس نے بیعت سے سستی مسلمانوں کو بھی تکلیف میں ڈال رکھا تھا۔ حالت مذکورہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ان بے بنیاد اتہامات باطلہ کے ازالہ کے لئے اور مسلمانوں کو گذشتہ اچھی حالت کی طرف واپس لانے کے لئے مجبور کیا .... آپ کی توجہ اخلاق کی طرف خاص طور پر تھی اس لئے آپ نے حقیقی فضیلت ایمان کا اصل قرار دیا"
(ہفت روزہ رسالہ "الثقافۃ" قاہرہ مصر)

"مرزا صاحب ایک مبلغ اسلام اور غیر مسلم حملہ آوروں کے مقابلہ میں اسلام کی مدافعت کرنے والے مناظر تھے"
(تحقیقاتی عدالت میں مولانا مودودی کا تحریری بیان صفحہ ۱۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری علی شیر صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم ناصر احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ

مورخہ ۲۷/۲/۷۲ یعنی دس محرم کو جماعت احمدیہ احمد نگر کے مخلص و جاں نثار بزرگ چوہدری علی شیر صاحب نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ہمبوال ضلع لدھیانہ کے رہنے والے تھے ۱۹۲۳ء کے قریب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ آپ کے احمدی ہونے سے قبل احمدیت قبول کر چکی تھیں وہ بچپن میں حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف پڑھا کرتی تھیں اس لئے حضرت منشی عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ کے قبول احمدیت کے کچھ عرصہ بعد انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ چوہدری صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ سے ان کے قبول احمدیت کی بناء پر سخت ناراض رہتے تھے بسا اوقات انہیں طلاق دینے پر بھی آمادہ ہو جاتے تھے بعض اوقات تو زدوکوب سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے ان کی اہلیہ صاحبہ جب بھی اپنی تکلیف کا حضرت منشی عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ سے ذکر کرتی تھیں تو آپ فرماتے:۔

"صبر کرو اللہ تعالیٰ علی شیر
کو ہدایت دے دے گا"

چنانچہ مولوی صاحب موصوف کا دعائیہ فقرہ تھوڑے ہی عرصہ بعد حقیقت بن کر سامنے آ گیا اور چوہدری علی شیر صاحب نے ایک خواب کی بناء پر احمدیت کو قبول کر لیا قبول احمدیت کے بعد چوہدری صاحب کی مخالفت شدت اختیار کر گئی۔ آپ کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا۔ قتل کرنے کے منصوبے بنائے گئے مگر آپ کے پائے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا۔

آپ اگرچہ بالکل ناخواندہ تھے لیکن آپ کو تبلیغ احمدیت کا بہت شوق تھا علم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے علماء کرام کو قادیان سے بلواتے اور ان سے تقاریر کرواتے اور مسائل دریافت کرتے رہتے آہستہ آہستہ انہوں نے بے شمار مسائل ذہن نشین کر لئے اور پھر نہایت عمدہ پیرائے اور سادہ طریق پر تبلیغ کرتے رہتے۔

آپ حق گو اور حق پرست انسان تھے۔ مظلوم کو اس کا حق دلانے میں پوری کوشش سے کام لیتے تھے۔ احمد نگر کے نہ صرف احمدی احباب بلکہ بیشتر مقامی غیر از جماعت دوست بھی چوہدری صاحب کو اپنے تنازعات میں ہمیشہ حکم اور ثالث نامزد کرتے آپ کو جب کبھی احمد نگر میں کسی لڑائی جھگڑے کا علم ہوتا تو آپ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک فریقین میں صلح نہ کروا لیتے آپ کے فیصلوں کو لوگ دل و جاں سے تسلیم کرتے۔ جب ہم چوہدری صاحب کے جنازہ سے فارغ ہوئے تو مجھے ایک مقامی غیر از جماعت دوست نے کہا کہ آج ہم یتیم ہو گئے ہیں۔ ہمارا ہمدرد اور شفیق باپ آج ہم سے جدا ہو رہا ہے۔ فی الواقع آپ غریبوں اور مظلوموں کا سہارا تھے۔

آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ باوجود زمیندارہ شغل کے آپ باقاعدگی سے تمام نمازیں مسجد میں با جماعت ادا کرنے کی کوشش فرماتے تھے وفات سے چند یوم قبل بھی جب کہ آپ بمشکل لاٹھی کے سہارے چند قدم چل سکتے تھے۔ آپ باقاعدگی سے مسجد پہنچتے رہے جب طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو ظہر کی نماز پڑھ کر مسجد میں ہی ذکر الٰہی میں مصروف رہتے اور عصر کی نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد گھر تشریف لے جاتے۔

آپ خلیفہ وقت کی اطاعت اور نظام سلسلہ کی پابندی کا ایک منفرد مقام رکھتے تھے جب کبھی احباب جماعت میں کسی انتظامی معاملہ میں اختلاف رونما ہو جاتا تو آپ درمیان میں آ جاتے اور احباب جماعت کو مقامی تنظیم اور مرکز کی ہدایات کی تعمیل پر زور دیتے۔ آپ فرماتے کہ مقامی مرکزی عہدے داروں کے احکام کی تعمیل در اصل خلیفۂ وقت کی اطاعت ہے۔

آپ نے تقریباً ۸۵ سال عمر پائی آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں اپنے پیچھے یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

آپ کی نماز جنازہ پہلے احمد نگر میں مکرم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر نے پڑھائی اور پھر دوبارہ ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی جس میں سینکڑوں احباب نے شرکت فرمائی۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کروائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی وفات سے جماعت احمدیہ احمد نگر میں جو خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اسے اپنے فضل سے خود پورا فرمائے۔ آمین۔

انصار اللہ توجہ فرمائیں

تحریک جدید سے تعاون کرنیوالوں کیلئے بشارت

یوں تو تحریک جدید کے آغاز میں ہی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کی جملہ ذیلی تنظیموں کو تحریک جدید سے بھرپور تعاون کرنے کی تلقین فرمائی تھی۔ مگر انصار اللہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۸ء سے تحریک جدید کے لئے حسب ذیل الفاظ میں خصوصی طور پر مکلف فرمایا ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:

"دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار اللہ پر ڈالتا ہوں۔۔۔۔۔۔ اور میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں"

ہمارے انصار اللہ بھائیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ تحریک جدید سے کما حقہٗ تعاون کرنیوالوں کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی طرف سے ایک بشارت کا اظہار کیا گیا ہے۔ جس سے مستفیض ہونا انصار اللہ کے لئے برکتوں کا موجب ہو سکتا ہے۔ فرمایا:۔

"ہمارے سیکرٹری اگر اخلاص اور مذہبی جنون سے کام لیں تو یہی عہدے ان کو ولی اللہ بنا سکتے ہیں"۔

اس بشارت سے مستفیض ہونا انصار اللہ کی مساعی پر منحصر ہے۔ لہٰذا انصار اللہ کے عہدیداران کو چاہیئے کہ اپنی اس ذمہ داری کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے تحریک جدید سے پورا تعاون کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص فضلوں کے وارث بنیں۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں تمام اطفال سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات جلد از جلد حفظ کر لیں۔ نیز قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اطفال کو سترہ آیات یاد کرانے کا انتظام کریں۔

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

۲۵ فروری ۱۹۷۲ء کو ۱/۲ ۱۲ بجے دن اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالحفیظ خان صاحب آف ویرووال حال عارضی منزل کو ان کی دوسری اہلیہ خدیجہ بیگم آف قادیان کے بطن سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام جبرائیل احمد خاں رکھا گیا ہے ولادت بذریعہ بڑا اپریشن ہوا ہے۔ زچہ و بچہ بخیریت ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے احمدیت میں بڑا مقام حاصل کرنے والا بنائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

زود جام عشق اسم بامسمّٰی طب یونانی کی مایہ ناز مقوی اعصاب دوا کورس چالیس روپے صرف
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۱۳۲
گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس ۲۰ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

پروگرام فوجی بھرتی ماہ اپریل

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۳-۴-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس پپلاں	میانوالی
۴-۴-۷۲	منگل	" میانوالی	"
۵-۴-۷۲	بدھ	" قمر مشانی	"
۶-۴-۷۲	جمعرات	یونین کمیٹی بن حافظ جی	"
۸-۴-۷۲	ہفتہ	خدام الاحمدیہ ہال۔ ربوہ	جھنگ
۱۰-۴-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس۔ بھلوال	سرگودھا
۱۱-۴-۷۲	منگل	یونین کونسل۔ میانی	"
۱۲-۴-۷۲	بدھ	میونسپل کمیٹی۔ بھیرہ	"
۱۳-۴-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس۔ جوہر آباد	"
۱۵-۴-۷۲	ہفتہ	سکول۔ نارتہ	"
۱۷-۴-۷۲	سوموار	ریسٹ ہاؤس۔ امین پور	جھنگ
۱۸-۴-۷۲	منگل	" " شورکوٹ روڈ	"
۱۹-۴-۷۲	بدھ	" " جھنگ	"
۲۰-۴-۷۲	جمعرات	" " بھوانہ	"
۲۲-۴-۷۲	ہفتہ	" " ساہیوال	سرگودھا
۲۴-۴-۷۲	سوموار	" " پیل	"
۲۵-۴-۷۲	منگل	" " نوشہرہ	"
۲۶-۴-۷۲	بدھ	" " خوشاب	"
۲۹-۴-۷۲	ہفتہ	" " چنیوٹ	جھنگ

نوٹ:۔
(i) بھرتی صبح آٹھ بجے ہوگی۔
(ii) امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ مع تاریخ پیدائش ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے ہمراہ لائیں۔
امیدوار اپنے کان صاف کروا کر آئیں۔

کم از کم معیار بھرتی:
قد: ۵ فٹ ۴ انچ وزن: ۱۰۷ پونڈ۔ تعلیم: تین جماعت
عمر: ۱۷ سے ۲۵ سال تک۔ ان پڑھ لوگوں کی بھی بھرتی ہوگی۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرمی بابو عبدالحلیم صاحب پنشنر صدر جھنگ کی بڑی اہلیہ مسماۃ عزیزہ بیگم صاحبہ سانس کی شدید تکلیف کی وجہ سے کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (ماسٹر محمد مولاداد۔ ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ قریباً پانچ ماہ سے بیمار ہے۔ پھنسیاں اور جسم پر چھالے وغیرہ نکلے ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے (شیخ عبدالسلام اکرم مرچنٹ کوٹ مومن ضلع سرگودھا)

۳۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب کے والد صاحب کی آنکھوں کا عنقریب اپریشن ہونے والا ہے نیز مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں ہر دو کے لئے دعا کی درخواست ہے (رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

۴۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ قریباً دو سال سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد اقبال شاہد۔ کارکن وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

تاریخ احمدیت جلد یازدہم

اہم واقعات اور نایاب اور قیمتی تصاویر کا مرقع۔ دیباچہ از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر عالمی عدالت ہیگ صفحات ۵۵۰۔ کاغذ کی گرانی اور نایابی کے باوجود ہدیہ صرف دس روپے۔

ادارۃ المصنفین ربوہ

بواسیر کیلئے پائلز کیور PILES CURE
ملک بھر میں رائج اور مقبول۔ مکمل کورس دس ۱۰ روپے

ڈاڑھ مت نکلوائیے
اینٹی پائیوریا۔ اینٹی کیریز اور ٹوتھ کیور سے مکمل علاج کریں تفصیلی رسالہ مفت

اکسیر اپھارہ شفتل برسیم سے ہونے والے اپھارہ کا فوری علاج
فی پیکٹ ۔/۲ درجن یا زیادہ پر ۲۵٪ کمیشن۔ فہرست ادویات حیوانات مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

بہترین نمونہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
"وہ بچے جو اپنی عمر کے لحاظ سے اطفال الاحمدیہ یا ناصرات الاحمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ یعنی ان کی عمریں سات سال سے پندرہ سال کی ہیں۔ اگر وہ مہینہ میں ایک اٹھنی وقف جدید میں دیں تو وہ دنیا میں ایک بہترین نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔"
والدین اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے تمام اطفال کو وقف جدید میں شامل کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کی بقایا دار مجالس توجہ فرماویں

ابھی تک بعض مجالس بقایا دار ہیں اللہ تعالیٰ کی منشاء کو پورا کرنے کے لئے کوئی کوشش کی جائے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کوشش میں برکت نہ ڈالے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا ضرورت صرف تھوڑی سی توجہ اور صحیح خطوط پر کوشش کی ہے۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

قرص نور محافظ جوانی جملہ شکایات کا علاج قیمت ۵ روپے ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴
گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے فوائد کو بھلا دو اور دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا مقصد قرار دو،

ایثار کی یہ خو انسان کو خدا تعالیٰ کا مظہر بنا دیتی ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"میں نے جو خدام الاحمدیہ کی مجلس قائم کی ہے اس کے ذریعہ اس روح کو میں نے جماعت میں قائم کرنا چاہا ہے اور اس کے ہر رکن کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنی قوتوں کو ایسے رنگ میں استعمال کرے کہ اپنے فوائد کو وہ بالکل بھلا دے اور دوسروں کو نفع پہنچانا اپنا منتہا قرار دے دے۔ چنانچہ جہاں جہاں بھی اس کے ماتحت کام کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوسرے لوگ بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں اور خود انہوں نے بھی اپنی روحانیت میں بہت بڑا فرق محسوس کیا ہوگا کیونکہ جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے تو وہ خدا کا مظہر بن جاتا ہے کیونکہ خدا ہی دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے اور اس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ ہو وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا نما آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آ رہا ہوتا ہے۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ جو چیز ایک وقت انسان کے ساتھ وابستہ ہوگی وہ بعد میں بھی اپنا اثر دکھائے گی دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو اپنے کپڑوں کو خوشبو لگا کر آؤ۔ اب خوشبو لگانا ایک منٹ کا کام ہے مگر وہ خوشبو بعد میں بھی گھنٹہ دو گھنٹہ ایک دن دو دن بلکہ ہفتہ ہفتہ تک جیسی جیسی قیمتی خوشبو ہوتی ہے قائم رہتی ہے۔ بارش برستی ہے اور وہ محدود وقت میں برستی ہے مگر اس کی ٹھنڈک کا اثر دنوں چلا جاتا ہے آگ جلتی ہے تو گو بعد میں بجھ جاتی ہے مگر کمرے میں پھر بھی بہت دیر تک گرمی قائم رہتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مومن خدا نما ہو جاتا ہے اور وہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس میں وہ اپنے فائدہ کو بالکل نظر انداز کر دیتا اور محض دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا منتہی قرار دے لیتا ہے تو اس وقت وہ خدا تعالیٰ کا مظہر ہو جاتا ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ عطر کا ایک چھینٹا جب کپڑوں پر پڑے تو کئی گھنٹوں تک انسانی دماغ کو معطر رکھے۔ سورج چڑھے اور اس کے غروب ہونے کے بعد بھی زمین سے گرمی کی لپٹیں آتی رہیں۔ بارش برسے اور اس کے کئی کئی دن بعد بھی ٹھنڈک محسوس ہوتی رہے مگر خدا کسی جسم میں آئے اور اس کا اثر کام کے ختم ہوتے ہی غائب ہو جائے۔" (الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۸ء)

پری اولمپک نیشنل باسکٹ بال چمپئن شپ
سرگودھا الیون نے پولیس کو ہرا دیا

گزشتہ روز لاہور میں پری اولمپک باسکٹ بال چمپئن شپ کے مقابلے شروع ہو گئے۔ پہلے روز سرگودھا ڈویژن کی اے ٹیم 'ریڈز' نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے مغربی پاکستان پولیس کی ٹیم کو ۶۶ پوائنٹ کے مقابلہ میں ۹۶ پوائنٹ سے ہرا کر قومی باسکٹ بال کے حلقوں میں تہلکا مچا دیا۔ واضح ہو کہ سرگودھا ڈویژن کی اے ٹیم کے تمام کھلاڑی ربوہ سے متعلق ہیں انہوں نے بہترین کمبینیشن اور ٹیم ورک کا اعلیٰ مظاہرہ کر کے شائقین سے داد وصول کی۔ اسی طرح سرگودھا ڈویژن بی ٹیم نے پشاور ڈویژن کو ۵۵ کے مقابلہ میں ۸۰ پوائنٹ سے ہرا کر پہلا میچ جیت لیا۔

(ایم ایس خالد ایسوسی ایٹ سیکرٹری سرگودھا ڈویژن باسکٹ بال)

ضرورت ڈرائیور

سلسلہ احمدیہ کے ایک ادارہ میں ایک کار ڈرائیور کی ضرورت ہے ایسے دوست جن کو کار چلانے کا پورا تجربہ ہو اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ مع تصدیق صدر صاحب مقامی زیر دستخطی کو فوری طور پر بھجوا دیں (م۔ ل۔ معرفت دفتر الفضل ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

ہم کو اپنی ایمبولینس گاڑیوں کے لئے دو ڈرائیوروں کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ تجربہ کار۔ محنتی اور دیانتدار ڈرائیور فوری طور پر ملیں۔

شفا میڈیکو

۷ عزیز مینشن۔ میکلوڈ لنک روڈ۔ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

محترم جناب سی ایس خانصاحب سابق چیف کمرشل منیجر ریلوے وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری سردار خان صاحب (مسٹر سی ایس خان)، سابق چیف کمرشل منیجر پاکستان ویسٹرن ریلوے رئیس امین آباد لاہور ۲۵ مارچ کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مکرم چوہدری صاحب مرحوم گو احمدی نہیں تھے مگر جماعت کے ساتھ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خاص عقیدت و محبت رکھتے تھے بہت سے بزرگان سلسلہ مثلاً حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ حضرت مولانا نیر صاحبؓ اور حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ سے بھی ان کا مخلصانہ تعلق رہا۔ سلسلے کی کئی تحریکات میں بھی حصہ لیتے رہے ہیں

آپ محترم چوہدری نذیر احمد خان صاحب مرحوم رئیس امین آباد (جو بہت مخلص احمدی تھے) کے بڑے بھائی اور محترم حکیم مولوی مبارک احمد خان صاحب مالک طبیہ عجائب گھر کے ماموں تھے

ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ بھی سلسلہ سے خاص عقیدت رکھتی تھیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے۔

ادارہ الفضل مرحوم کی رحلت پر مرحوم کے صاحبزادگان ظفر سردار خان صاحب، قمر سردار خان صاحب ونگ کمانڈر شہباز خان صاحب اور خورشید زمان خان صاحب اور دیگر تمام متعلقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

دعائے مغفرت

میرے بہنوئی مکرم میجر مشہود احمد صاحب پاکستان کا دفاع کرتے ہوئے راجستھان سیکٹر میں مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۲ء کو شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ملک بشیر احمد ابن حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم)

درخواست دعا

خاکسار کے والد صاحب کا موتیا بند کا اپریشن ۲۸ مارچ کو ہوا ہے اپریشن کی کامیابی اور بینائی کے مکمل طور پر بحال ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (کیپٹن ڈاکٹر مبارک احمد۔ بہاولپور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تبخیر معدہ، پریشانی خوف وہم کی کامیاب علاج گاہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۶۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴